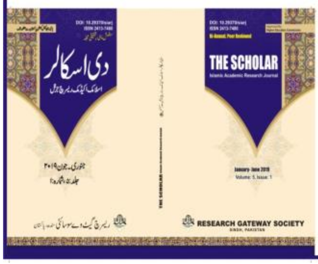

THE SCHOLAR
Islamic Academic Research Journal
ISSN: 2413-7480(Print) 2617-4308 (Online)
DOI:10.29370/siarj
Journal home page: http://siarj.com

بائبل کی بیان کردہ پیشن گوئیوں کا قرآن وحدیث کی پیشن گوئیوں سے تقابلی جائزہ

URDU- COMPARATIVE STUDY OF PROPHESIES OF THE BIBLE WITH PROPHESIES OF THE HOLY QURAN AND HADITH

1.Syed Abid Ali Shah
PhD Research Scholar Islamic Studies, the Islamia University Bahawalpur, Pakistan.
Email : syedabidalih@gmail.com
ORCID ID:
https://orcid.org/0000-0001-7211-6940

2. Abrar Mohi-ud-din Mirza
Assistant Professor Islamic Studies, the Islamia University Bahawalpur, Pakistan
Email: abrar.mohiudin@iub.edu.pk
ORCID ID:
https://orcid.org/0000-0002-0043-6029

To cite this article:
Syed Abid Ali, and Abrar Mohi-ud-din Mirza. "COMPARATIVE STUDY OF PROPHESIES OF THE BIBLE WITH PROPHESIES OF THE HOLY QURAN AND HADITH." *The Scholar-Islamic Academic Research Journal* 5, no. 1 (June 10, 2019): 94–114.

To link to this article: https://doi.org/10.29370/siarj/issue8ar5

Journal	The Scholar Islamic Academic Research Journal Vol. 5, No. 1 || January -June 2019 || P. 9-114
Publisher	Research Gateway Society
DOI:	10.29370/siarj/issue8ar5
URL:	https://doi.org/10.29370/siarj/issue8a5
License:	Copyright c 2017 NC-SA 4.0
Journal homepage	www.siarj.com
Published online:	2019-02-28

CC BY NC SA
Open Access

بائبل کی بیان کردہ پیشن گوئیوں کا قرآن وحدیث کی پیشن گوئیوں سے تقابلی جائزہ

COMPARATIVE STUDY OF PROPHESIES OF THE BIBLE WITH PROPHESIES OF THE HOLY QURAN AND HADITH

Syed Abid Ali Shah, Abrar Mohi-ud-din Mirza

ABSTRACT:

No doubt, in order to prove the truth of some person or book, a lot of things are taken into consideration along with the prophesies described by them and it is also taken into consideration whether these prophesies proved true or not. If the described prophesies prove true, the book can be consider authentic otherwise its status will come under doubts. In this article, the comparison between the prophesies of the Old Testament and Quran and Hadith has been established so that the reader can develop an authentic opinion about the sources of Judaism, Christianity and Islam and can differentiate between truth and falsehood. Comparative study of religion's is one of the most interesting subject of the world and it attracts most of the scholars and educated people. It is proved that about 2 billion human being (Christians) have respect for Bible. Besides Christianity, Islam is the most accepted religion of the world and number of its believers is 1.5 billion Quran is the holy book of Muslims and besides Quran, Hadith is the greatest source of law and Islamic code. So this topic will interest almost half of the whole world.

Keywords: Prophesies, Bible, Holy Quran, Hadith, Serpent, God, Jerusalem,
Mecca, Medina

کلیدی الفاظ: پیشن گوئیاں، بائبل، قرآن مجید، حدیث، سانپ، خدا، یروشلم، مکہ، مدینہ

تعارف:

پیشن گوئی ایسی خبر کو کہتے ہیں جو کہ کسی واقعہ کے متعلق ہو مگر اس کی اطلاع اس واقعہ سے پہلے دے دی جائے۔ کسی ذات یا کتاب کو سچا شمار کرنے کیلئے یا سچا ماننے کیلئے جہاں پر اور بہت سی چیزیں دیکھی جاتی ہیں وہاں پر اس کی بیان کردہ پیشن گوئیوں پر بھی نظر ڈالی جاتی ہے جس کی پیشن گوئیاں جھوٹی ثابت ہوں اسے جھوٹا سمجھا جاتا ہے اور جس کی پیشن گوئیاں سچی ثابت ہوں وہ ذات یا کتاب سچی سمجھی جاتی ہے۔

یہ اتنی واضح بات ہے کہ دنیا کا کوئی بھی عقلمند کبھی اس میں شک نہیں کر سکتا اسی لیے بائبل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف یہ بات منسوب کی گئی ہے۔

"I am telling you now before it happen, so that when it does happen you will believe that I am He." [1]

"اب میں اسکے ہونے سے پہلے تم کو بتائے دیتا ہوں تا کہ جب ہو جائے تو تم ایمان لاؤ کہ میں وہی ہوں"

بائبل کی پیشن گوئیاں:

بائبل میں بہت سی پیشن گوئیاں بیان ہوئی ہیں ایک جگہ پہ خدا یوں کہتا ہے:

"I am the LORD; that is my name! I will not give my glory to another or my praise to idols. See, the former things have taken place, and new things I declare; before they spring into being I announce them to you." [2]-

"یہوواہ میں ہوں یہی میرا نام ہے میں اپنا جلال کسی دوسرے کیلئے اور اپنی حمد کھودی ہوئی مورتوں کیلئے روانہ رکھوں گا دیکھو پرانی باتیں پوری ہو گئیں اور میں نئی باتیں بتاتا ہوں اس سے پیشتر کہ وہ واقع ہوں میں تم سے بیان کرتا ہوں۔

اس سے پتہ چلا کہ بائیبل میں بہت ساری پیشن گوئیاں کی گئی ہیں مگر ان میں سے بہت سی جھوٹی واقع ہوئی ہیں۔

حضرت آدمؑ کی موت کے متعلق پیشن گوئی:

مثلاً حضرت آدمؑ کو اللہ نے عہد نامہ قدیم میں کہا:

"And the LORD God commanded the man, "You

---

[1] John 13:19, Holy Bible New International Version, Zondervan International Bible Society, Michigan, USA, 1984

[2] Isaiah 42:8-9

are free to eat from any tree in the garden; but you must not eat from the tree of the knowledge of Good and Evil, for when you eat of it you will surely die."(03)[3]

"اور خداوند خدانے آدم کو حکم دیااور کہاکہ تم باغ کے ہر درخت کا پھل بے روک ٹوک کھا سکتے ہو لیکن نیک وبد کی پہچان کے درخت سے کبھی نہ کھانا کیونکہ جس روز تونے اس میں سے کھایاتو مرا"

حالانکہ حضرت آدمؑ نے یہ پھل کھایا مگر مرے نہیں تھے لہٰذا یہ کلام خدا نہیں ہو سکتا۔اور یہاں پر مرنے سے مراد حقیقی معنوں میں مرناہی ہے۔اور یہی مفہوم اگلی عبارت سے معلوم ہوتاہے جیساکہ بی بی حوانے سانپ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا۔

The woman said to the serpent, "We my eat fruit from the trees in the garden, but God did say, 'You must not eat fruit from the tree that is in the middle of the garden, and you must not touch it, or you will die.'"[4]

"عورت نے سانپ سے کہاکہ باغ کے درختوں کا پھل توہم کھاتے ہیں پر جو درخت باغ کے بیچ میں ہے اس کے پھل کی بابت خدانے کہاہے کہ تم نہ تواسے کھانااور نہ چھوناورنہ مر جاؤ گے تب سانپ نے عورت سے کہاکہ تم ہر گزنہ مروگے بلکہ خداجانتاہے کہ جس دن تم اسے کھاؤگے تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی اور تم خدا کی مانند نیک وبد کے جاننے والے بن جاؤ

---

[3] Genesis 2:16-17

[4] Genesis 3:2-4

گے۔"

حضرت ابراہیمؑ سے کیا گیا وعدہ:

اس کے علاوہ دوسری پیشن گوئی یوں غلط ہوتی ہوئی نظر آتی ہے کہ خدا نے حضرت ابراہیمؑ سے وعدہ کیا کہ میں تمام ملک کنعان حضرت ابراہیمؑ اور ان کی اولاد کو دائمی طور پر دوں گا جب کہ ایسا نہیں ہوا، جیسا کہ کہا گیا ہے:

> "I will establish my covenant as an everlasting covenant between me and you and your descendants after you for the generations to come, to be your God and the God of your descendants after you. The whole Land of Canaan, where you are now an alien. I will give as an everlasting possession to you and your descendants after you; and I will be their God."[5]

"اور میں اپنے اور تیرے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان انکی سب پشتوں کیلئے اپنا عہد جو کہ ابدی عہد ہے باندھتا ہوں تا کہ میں تیرا اور تیرے بعد تیری نسل کا خدا رہوں اور میں تجھ کو اور تیرے بعد تیری نسل کو تمام کنعان کا تمام ملک جس میں تو پردیسی ہے ایسا دوں گا کہ وہ دائمی ملکیت ہو جائے اور میں انکا خدا ہوں گا۔"

ایک پیشن گوئی بائبل میں یروشلم کے بارے میں بھی خدا کی طرف سے کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ یروشلم شہر میں آج کے بعد کوئی نامختون یا ناپاک شخص کبھی داخل نہ ہو سکے گا:

> "Awake, awake, O Zion, clothe yourself with

[5] Genesis 17:7-8

strength. Put on your garments of splendor, O Jerusalem, the holy city. The uncircumcised and defiled will not enter you again. Shake off your dust; rise up, sit enthroned, O Jerusalem. Free yourself from the chains on your neck. O captive Daughter of Zion."[6]

"جاگ جاگ اے صیون اپنے شوکت سے ملبس ہو یروشلم مقدس شہر اپنا خوشنما لباس پہن لے کیونکہ آگے کوئی نامختون یا ناپاک تجھ میں کبھی داخل نہ ہو گا اپنے اوپر سے گرد جھاڑ دے اٹھ کر بیٹھ اے یروشلم اے اسیر دختر صیون اپنی گردنوں کے بندھن کو کھول ڈال"

اس سے پتہ چلتا ہے کہ بائبل کے مطابق کوئی شخص بھی جو نامختون ہو یا ناپاک ہو وہ کبھی اس میں داخل نہ ہو سکے گا اور کبھی فتح بھی نہ کر سکے گا کیونکہ فاتح افواج مفتوحہ علاقوں میں داخل ہو ہی جایا کرتی ہیں اور یہ پیشن گوئی سراسر جھوٹ ہے کیونکہ سوائے چند مسلمان ممالک کے شہریوں کے علاوہ باقی تقریباً تمام اقوام کے افراد جن میں سے بہت سے نامختون ہوتے ہیں وہ آج تک یروشلم میں آتے جاتے ہیں اور پھر یقیناً ناپاک لوگوں سے مراد عیسائی اور یہودی غیر اقوام کو لیتے ہیں یعنی کوئی بھی اور قوم عموماً اور مسلمان خصوصاً کبھی یروشلم کو فتح نہیں کر سکتے تھے اگر یہ پیشن گوئی سچ ثابت ہوتی لیکن تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں نے حضرت عمر فاروقؓ کی خلافت کے دور میں یروشلم کو فتح کیا تھا لہٰذا یہ پیشن گوئی بھی غلط ثابت ہوئی۔

Karen Armstrong لکھتی ہے:

"The Muslims conquer Jerusalem, which becomes the third holiest city in the Islamic World after

[6] Isaiah 42:8-9

Mecca and Medina."[7]

"مسلمانوں نے یروشلم کو فتح کیا اور وہ مکہ اور مدینہ کے بعد اسلامی دنیا کا تیسرا مقدس شہر قرار پایا"

مصر کے متعلق پیشن گوئی:

ایک پیشن گوئی مصر کے بارے میں یوں کی گئی ہے کہ وہ چالیس سال کے لیے غیر آباد ہو جائے گا یہ عبارت ملاحظہ ہو:

"Therefor I am against you and against your streams, and I will make the land of Egypt a ruin and a desolate waste from Migdol to Aswan, as far as the border of Cush. No foot of man or animal will pass through it; no one live there for forty years. I will make the land of Egypt desolate among devastated lands, and her cities will lie desolate forty years among ruined cities. And I will disperse the Egyptians among the nations and scatter them through countries."[8]

"اس لئے دیکھ میں تیرا اور تیرے دریاؤں کا مخالف ہوں اور ملک مصر کو مجدال سے اسوان بلکہ کوش کی سرحد تک محض ویران اور اجاڑ کر دوں گا۔ کسی انسان کا پاؤں ادھر نہ پڑے گا اور نہ اس میں کسی حیوان کے پاؤں کا گزر ہو گا کیونکہ وہ چالیس برس تک آباد نہ ہو گا۔ اور میں

[7] Karen Armstrong, Islam A Short History, P-xiii,8th Edition, Pheonix Press, London, 200,

[8] Ezekiel 29:10-12

ویران ملکوں کے ساتھ ملک مصر کو ویران کردوں گا اور اجڑے شہروں کے ساتھ اس کے شہر چالیس برس تک اجاڑ رہیں گے۔ اور میں مصریوں کو قوموں میں پراگندہ اور مختلف ممالک میں تتر بتر کردوں گا۔"

مگر کسی تاریخ میں یہ نہیں ملتا کہ مصر چالیس سال کیلئے غیر آباد ہو گیا ہو۔

لٰہذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ عہد نامہ قدیم کا بہت سا حصہ غلط اور تحریف شدہ ہے۔

قرآن وحدیث کی بیان کردہ پیشن گوئیاں:

جبکہ نہ صرف حضور ﷺ کی بیان کردہ پیشن گوئیاں بلکہ حضور ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب قرآن مجید کی بھی پیشن گوئیاں حرف بہ حرف سچ ہوتی ہوئی نظر آتی ہیں۔

قرآنی پیشن گوئیوں کا بیان:

ان میں سے ایک پیشن گوئی روم اور فارس کے بارے میں کی گئی تھی:

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ﴿۲﴾ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ ﴿۳﴾
فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ ۭ لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ۭ وَیَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۴﴾ بِنَصْرِ
اللّٰہِ ۭ یَنْصُرُ مَنْ یَّشَآءُ ۭ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۵﴾ وَعْدَ اللّٰہِ ۭ لَا یُخْلِفُ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَلٰکِنَّ
اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶﴾ [9]

"الم (یہاں سے) بہت قریب کے ملک میں (نصاریٰ اہل فارس آتش پرستوں سے) ہار گئے مگر یہ لوگ عنقریب ہی اپنے ہار جانے کے بعد چند سالوں میں پھر (اہل فارس پر) غالب آجائیں گے کیونکہ (اس سے) پہلے اور بعد (غرض ہر زمانہ میں) ہر امر کا اختیار خدا ہی کو ہے اور اس دن ایماندار لوگ خدا کی مدد سے خوش ہو جائیں گے وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے اور وہ غالب رحم کرنے والا ہے (یہ) خدا کا وعدہ (ہے) خدا اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا مگر اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں۔"

---

[9] ‏Al-Quraan، 6-1:30

اور یہ قرآنی پیشن گوئی لفظ بہ لفظ پوری ہوئی کیونکہ قرآن کلام خداوندی تھا۔

ولید بن مغیرہ کے متعلق پیشن گوئی:

ولید بن مغیرہ بھی اسلام و پیغمبر ﷺ کے سخت ترین دشمنوں میں سے تھا اور اس کی بد خصلتوں کی وجہ سے قرآن کو کہنا پڑا:

ذَرْنِیْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا ﴿۱۱﴾ وَّ جَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ﴿۱۲﴾ وَّ بَنِیْنَ شُهُوْدًا ﴿۱۳﴾ وَّ مَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِیْدًا ﴿۱۴﴾ ثُمَّ یَطْمَعُ اَنْ اَزِیْدَ ﴿۱۵﴾ كَلَّا ؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰیٰتِنَا عَنِیْدًا ﴿۱۶﴾ سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ﴿۱۷﴾ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَ قَدَّرَ ﴿۱۸﴾ فَقُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ قُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ نَظَرَ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ عَبَسَ وَ بَسَرَ ﴿۲۲﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ وَ اسْتَكْبَرَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ یُّؤْثَرُ ﴿۲۴﴾ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿۲۵﴾ سَاُصْلِیْهِ سَقَرَ ﴿۲۶﴾ [10]

"اسے مجھ پر چھوڑ جسے میں نے اکیلا پیدا کیا اور اسے وسیع مال دیا اور حاضر باش فرزند بھی اور میں نے اسے بہت کچھ کشادگی دے رکھی ہے۔ پھر یہ طمع کرتا ہے کہ میں اور زیادہ دوں ہرگز نہیں وہ تو میری آیتوں سے عناد رکھتا ہے۔ قریب ہے کہ میں اسے آگ کے پہاڑ صعود پر چڑھاؤں اس نے غور کر کے تجویز کی تو اس پر لعنت ہو کیسی تجویز سوچی پھر اس پر لعنت ہو کیسی ٹھہرائی پھر نظر اٹھا کر دیکھا پھر تیوری چڑھائی اور منہ بگاڑا پھر پیٹھ پھیری اور تکبر کیا پھر بولا یہ تو وہی جادو ہے اگلوں سے سیکھا ہوا یہ نہیں مگر کلامِ بشر میں عنقریب اسے دوزخ میں ڈالوں گا۔"

یہ آیات اس بات کی دلیل تھیں کہ ولید بن مغیرہ ہر گز مسلمان نہ ہو گا اور ایسا ہی ہوا۔

فتح مکہ کے متعلق پیشن گوئی:

فتح مکہ سے پہلے مکہ کے فتح ہونے کی خبر بھی قرآن مجید میں دی گئی تھی اور وہ حدیبیہ کی صلح جس کی بظاہر کمزور شرائط دیکھ کر مسلمان پریشان ہو رہے تھے اس وقت ان الفاظ میں پیشن گوئی کی گئی:

---

[10] Al-Quran 11-26:74

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ۝[11]

"بے شک ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فتح مبین عطاء کی۔"

اور ایسا ہی ہوا مکہ فتح ہو گیا اور ایسے احسن طریقے سے یہ فتح مبین نصیب ہوئی کہ اپنے پرائے حیران رہ گئے۔

Karen Armstrong لکھتی ہے:

"The Meccans violate the Treaty of Hudaybiyyah. Muhammad marches on Mecca with a large army of Muslims and their tribal allies. Mecca recognizes its defeat and voluntarily opens the gates to Muhammad, who takes the city without bloodshed and without forcing anybody to convert to Islam."[12]

"اہل مکہ نے حدیبیہ کے معاہدے کی خلاف ورزی کی۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کے ایک عظیم لشکر اور اپنے اتحادی قبائل کے ساتھ مکہ کی طرف پیش قدمی کر دی۔ اہل مکہ نے اپنی شکست کو تسلیم کر لیا اور رضاکارانہ طور پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے شہر کے دروازے کھول دیے۔ جنہوں نے بغیر خون بہائے اور بغیر کسی کو مجبور کیے شہر کو حاصل کر لیا"

Jonathan Bloom اور Sheila Blair بھی ایسی ہی بات کرتے ہیں:

"Muhammad entered his native city without a

---

[11] Al-Quran:48

[12] Karen Armstrong, Islam A Short History, P-xiii

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 5, No. 1 || January -June 2019 || P. 94-114
https://doi.org/10.29370/siarj/issue8ar5

struggle," (13)[13]

"محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے آبائی شہر میں بغیر کسی جد وجہد کے داخل ہوں گے"

حالانکہ ایک وقت وہ تھا جب کفار مکہ ایسے جری تھے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اتنا کمزور سمجھتے تھے کہ انہوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت ابو طالب کو یہاں تک کہہ دیا تھا:

"O Abu Talib, your nephew has cursed our gods, insulted our religion, mocked our way of life and accused our forefathers of error; either you must stop him, or let us get at him."[14]

"او ابو طالب تمہارا بھتیجا ہمارے خداؤں کو لعن طعن اور ہمارے مذہب کی توہین کرتا ہے۔ ہمارے طرز حیات کا مذاق اڑاتا ہے اور ہمارے آباؤ اجداد کو غلط کار اور ملزم ٹھہراتا ہے یا تو تم اس کو اس بات سے روکو یا اسے ہمارے حوالے کر دو"

اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو پہلا خطبہ دیا اس میں بھی اس پیشن گوئی کی طرف اشارہ فرمایا:

Barnaby Rogerson لکھتے ہیں:

"The Prophet then stood on the raised threshold of the Kaaba to address his army: 'Praise be to God, who hath fulfilled His promise and helped his

---

[13] Jonathan Bloom and Sheila Blair, Islam A Thousand Years of Faith and Power, P-32, 2nd Edition, Sterling Paperbacks, New Delhi, India, 2002

[14] David Wines, An Introduction to Islam, P:16, 2nd Edition, Manas Saikia for Foundation Books Pvt. Ltd., New Delhi, India, 2005

slave[15]

"تب پیغمبر (حضور ﷺ) نے کعبہ کے زینے پر کھڑے ہو کر اپنی فوج سے خطاب کیا: تمام حمد اللہ کیلئے ہے جس نے اپنے وعدے کو پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی:

فرعون کے متعلق پرانی پیشن گوئی:

فرعون کے بارے میں قرآن میں خدا نے یوں پیشن گوئی کی:

فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ۝[16]

جیسا کہ آپ ملاحظہ کر سکتے ہیں کہ قرآن نے یہ پیشن گوئی کی کہ فرعون کا بدن ایک نشانی کے طور پر اگلی نسلوں کیلئے باقی رہے گا اور یہ پیشن گوئی اس وقت پوری ہوئی جب 1981ء میں فرعون کا بدن مل گیا اور اس کو Royal Mummies Room of Egyptian Museum, Cairo میں رکھا گیا۔اس بات کی تصدیق کیلئے مندرجہ ذیل عبارت اور حوالہ ملاحظہ فرمائیں جہاں فرعون کی تصویر کے ساتھ لکھا گیا ہے:

"This is the body of Fir'awn (Rameses II), believed to be the Pharaoh in the time of Musa (upon him be peace). His mummy is preserved and is currently on display in the Royal Mummies Chamber in Cairo Museum, Egypt."[17]

"یہ فرعون (رمسز 2) کا بدن ہے یقیناً یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور کا فرعون ہے۔اس

---

[15] Barnaby Rogerson, The Prophet Muhammad, P-190, 1st Edition, Abacus, London, UK, 2004

[16] Al-Quran ،92:10

[17] http://www.islamiclandmarks.com/egypt/body-of-firawn

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 5, No. 1 || January -June 2019 || P. 94-114
https://doi.org/10.29370/siarj/issue8ar5

کی ممی کو محفوظ کر لیا گیا تھااور اب حال ہی میں اس کو قاہرہ کے رائل ممیز چیمبر کے عجائب گھر میں نمائش کیلیئے رکھا گیا ہے۔

قرآن کی حفاظت کے متعلق پیشن گوئی:

قرآن میں جہاں پر دوسری چیزوں کے متعلق پیشن گوئی کی گئی ہے وہاں پر قرآن اپنی حفاظت کے خدائی دعوے کو بھی نقل کرتا ہے۔

قرآن خود اپنے بارے میں خدائی حکم کو یوں واضح کرتا ہے:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ ۝ [18]

اس وقت پوری دنیا میں صرف ایک ہی طرح کا نسخہ قرآن آپ کو ملے گا چاہے دھرتی میں کسی ملک کے پاس چلے جائیں۔ اگر آج دو قرآن کے نسخے موجود ہوتے تو پھر ہم کہہ سکتے تھے کہ یہ پیشن گوئی پوری نہیں ہوئی۔ لیکن ہر طرف ایک نسخہ کا ہونا بھی دلیل ہے کہ قرآن کی یہ پیشن گوئی لفظ بہ لفظ پوری ہوئی ہے۔

اہلِ مکہ کی شکست کے متعلق پیشن گوئی:

قرآن میں اہل مکہ کی شکست کے بارے میں جنگ بدر سے بہت پہلے ارشاد فرمادیا گیا تھا کہ:

اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ نَحۡنُ جَمِيۡعٌ مُّنۡتَصِرٌ ۝ سَيُهۡزَمُ الۡجَمۡعُ وَ يُوَلُّوۡنَ الدُّبُرَ ۝ [19]

کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم بہت قوی جماعت ہیں۔ عنقریب ہی یہ جماعت شکست کھائے گی اور یہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔

Karen Armstrong لکھتی ہے:

"Muslims inflict a dramatic defeat on Mecca at the Battle of Badr."(20)[20]

---

[18] Al-Quran،9:15

[19] Al-Quran،45-44:54

[20] Karen Armstrong, Islam A Short History, P-xii

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 5, No. 1 || January -June 2019 || P. 94-114
https://doi.org/10.29370/siarj/issue8ar5

"مسلمانوں نے بدر کی جنگ میں اہل مکہ کو ایک ڈرامائی شکست دی"

ابولہب کے متعلق پیشن گوئی:

یہ پیشن گوئی مکہ میں ہوئی اور جنگ بدر میں پوری ہوئی۔

ابولہب حضور ﷺ کا چچا تھا مگر سخت دشمن اسلام تھا۔اسی طرح اس کی بیوی بھی سخت دشمن اسلام تھی۔ان دونوں کے بارے میں قرآن میں کہا گیا:

تَبَّتْ يَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ۝ مَآ اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهٗ وَ مَا كَسَبَ ۝ سَيَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَّ امْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِیْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝[21]

"ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک ہو گیا نہ تو اس کا مال اس کے کام آیا اور نہ کمائی۔ وہ عنقریب بھڑکنے والی آگ میں جائے گا اور اس کی بیوی بھی جائے گی جو لکڑیاں ڈھونڈنے والی ہے اور اس کی گردن میں پیوست کھجور کی بٹی ہوئی رسی ہو گی۔"

Barnaby Rogerson ابولہب اور اس کی بیوی کے بارے میں لکھتے ہیں:

"One neighbour in particular, who had shouted insulting couplets to Muhammad's back, while his wife had once scattered thorns on the path frequently used by the Prophet, won the only known personal denunciation in the Qur'an: 'he shall roast at a flaming fire and his wife, the carrier of the fire-wood, upon her neck a rope of palm-fiber'."[22]

"خصوصی طور پر ایک ہمسایہ جس نے پیغمبر ﷺ کی پیٹھ پیچھے ہجو کی جبکہ اسکی بیوی نے پیغمبر

---

[21] Al-Quran،5-1:111

[22] Barnaby Rogerson, The Prophet Muhammad, P:102-103

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 5, No. 1 || January -June 2019 || P. 94-114
https://doi.org/10.29370/siarj/issue8ar5

ﷺ کے راستے میں مسلسل کانٹے بچھائے اور جس پر قرآن میں خصوصی طور پر مذمت کی گئی: اسکو جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جلایا جائے گا اور اسکی بیوی جو کہ لکڑیاں اکٹھی کرتی تھی اسکی گردن میں پوست کھجور کی بٹی ہوئی رسی ہوگی"

یہ سورۃ اس بات کی دلیل تھی کہ وہ دونوں کفر پر مریں گے اسلام وایمان پر نہیں۔اب قرآن کو معاذاللہ جھوٹا ثابت کرنے کیلئے ظاہراً ابولہب اور اس کی بیوی اسلام قبول کر سکتے تھے مگر قرآن کی پیشن گوئی سچ ثابت ہوئی اور وہ دونوں کفر پر مرے۔

F. E. Peters ابولہب اور دوسرے پیغمبر ﷺ کے رشتہ داروں میں فرق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"God protected His Messenger from them through his uncle, who, when he saw what the Quraysh were doing, called upon the Banu Hashim and the Banu al-Muttalib to stand with him in protecting the Apostle. This they agreed to do, with the exception of Abu Lahab, the accursed enemy of God."[23]

"اللہ نے پیغمبر ﷺ کی انکے چچا کے ذریعے دشمنوں سے حفاظت کی جب انہوں نے دیکھا کہ قریش کیا کررہے ہیں تو انہوں نے رسول ﷺ کی حفاظت کیلئے بنوہاشم اور بنو عبدالمطلب کو انکے ساتھ کھڑے ہونے کی دعوت دی۔اس پر وہ سب راضی ہوگئے سوائے ابولہب کے جو کہ خدا کا بدترین دشمن تھا"

حدیثِ مبارکہ میں ہونے والی پیشن گوئیاں:

[23] Princeton University Press Princeton, New Jersey, 1990

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 5, No. 1 || January -June 2019 || P. 94-114
https://doi.org/10.29370/siarj/issue8ar5

اسی طرح جب ہم احادیث کو دیکھتے ہیں ان کی پیشن گوئیاں بھی حرف بہ حرف پوری ہوتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ یہاں پر ہم چند ایسی پیشن گوئیاں جو احادیث مبارکہ میں کی گئی اور وہ پوری بھی ہوئیں، پیش کرتے ہیں:

کافروں کی قتل گاہ کے متعلق پیشن گوئی:

جنگ بدر سے پہلے پیغمبر ﷺ نے کافروں کے قتل کی جگہ بھی بتادی تھی اور بالکل ایسا ہی ہوا تھا اور یہ پیشن گوئی سو فیصد پوری ہوئی۔

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں:

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیه وسلم هَذَا مَصْرَعُ فُلاَنٍ . قَالَ وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الأَرْضِ هَا هُنَا وَهَا هُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ أَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیه وسلم[24]

سراقہ کے متعلق پیشن گوئی:

حضور ﷺ نے سراقہ بن مالکؓ سے فرمایا تھا کہ اے سراقہؓ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہارے ہاتھوں میں خسرو پرویز کے کنگن پہنائے جائیں گے۔

یہ پیشن گوئی اس وقت پوری ہوئی جب ایران فتح ہوا۔ تو تاج، کنگن اور کمر بند حضرت عمرؓ کے پاس لائے گئے انہوں نے حضرت سراقہؓ کو بلایا اور انہیں پہنائے۔

عن الحسن ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال لسراقة بن مالك كيف بك اذا لبست سواری کسری و منطقته و تاجه ؓ قال فلما اتی عمر بسواری کسری و منطقته و تاجه دعا سراقة بن مالك و البسه اياهما[25]

---

[24] Al Muslim Bin Hajjaj, Abul Hassan Nishapuri, Sahih Muslim, Beirut, Lebanon, Dar e Sadir, Vol. 2, P-125.

[25] Dashtani Abi Malki, Abu Abdullah Muhammad Bin Khalfa, Ikmal ul Mualim, Beirut, Lebanon, Dar ul Kutub al-ilmiyyah, 1981, Vol. 2, P-319.

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 5, No. 1 || January -June 2019 || P. 94-114
https://doi.org/10.29370/siarj/issue8ar5

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سراقہ بن مالک (جو ہجرت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تعاقب میں گئے تھے اور گھوڑا دھنس گیا تھا پھر مسلمان ہو گئے) سے فرمایا تھا "اے سراقہ اس وقت تمہاری کیا شان ہو گی جب کسری کے کنگن 'کمر بند اور تاج تمہیں پہنایا جائے گا"۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جب یہ فتح کے بعد لائی گئیں تو آپ نے حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں تاج اور کنگن پہنا دیئے۔

حضرت فاطمۃ الزہراؓ کے متعلق پیش گوئی:

پیغمبر ﷺ نے اپنی لختِ جگر بی بی فاطمہ الزہراؓ سے فرمایا اے فاطمہؓ میرے اہل بیت میں سے فوت ہو کر سب سے پہلے آپ مجھ سے ملیں گی۔

عَنْ عَائِشَةَ ـ رضى الله عنها ـ قَالَتْ أَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي، كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مَشْىُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم مَرْحَبًا بِابْنَتِي . ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا، فَبَكَتْ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَبْكِينَ ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ، فَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ. فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَسَأَلْتُهَا فَقَالَتْ أَسَرَّ إِلَيَّ إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً، وَإِنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلاَ أُرَاهُ إِلاَّ حَضَرَ أَجَلِي، وَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِي لَحَاقًا بِي . فَبَكَيْتُ فَقَالَ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ـ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ . فَضَحِكْتُ لِذَلِكَ[26]

اور یہ پیش گوئی بھی بالکل سچ ثابت ہوئی۔

عمار بن یاسرؓ کے متعلق پیش گوئی:

اسی طرح حضرت عمار بن یاسرؓ کی شہادت کے بارے میں بھی حضور ﷺ نے پیش گوئی

[26] Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Sahih Bukhari, Beirut, Lebanon, Dar ul Kutub Al-Ilmiyyah, 1987, Vol. 4, P-183.

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 5, No. 1 || January -June 2019 || P. 94-114
https://doi.org/10.29370/siarj/issue8ar5

فرمائی تھی۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ[27]

"عمارؓ کو ایک باغی گروہ قتل کریگا۔"

یہ پیشن گوئی بھی سو فیصد پوری ہوئی اور حضرت عمار بن یاسرؓ خلیفہ راشد حضرت علیؓ کی ہمراہی میں حضرت امیر معاویہؓ کے خلاف جنگ کرتے ہوئے واقعہ صفین میں شہید ہوئے۔

ام المؤمنین حضرت زینبؓ کے متعلق پیشن گوئی:

ایک اور پیشن گوئی میں پیغمبر ﷺ نے فرمایا کہ سب سے پہلے مجھ سے میری وہ بیوی ملے گی جس کے ہاتھ لمبے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم أَسْرَعُكُنَّ لَحَاقًا بِي أَطْوَلُكُنَّ يَدًا سُوْرَةُ. قَالَتْ فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ أَيَّتُهُنَّ أَطْوَلُ يَدًا . قَالَتْ فَكَانَتْ أَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ لأَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَصَدَّقُ۔[28]

"ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں سے فرمایا کہ تم سب میں سب سے پہلے مجھ سے ملے گی وہ جس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں تو سب بیویاں اپنے اپنے ہاتھ ناپتیں تاکہ معلوم ہو کہ کس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں، حضرت عائشہؓ نے کہا کہ ہم سب میں زینبؓ کے ہاتھ زیادہ لمبے تھے، وہ اپنے ہاتھ سے محنت کرتیں اور صدقہ دیتیں۔"

علامہ وحید الزماں فرماتے ہیں:

"لمبے ہاتھ سے مراد حضور ﷺ کی سخاوت تھی اور سخاوت حضرت زینبؓ میں سب سے زیادہ تھی انہوں نے ہی سب سے پہلے انتقال کیا یعنی 20 ہجری میں۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ

[27] Muslim bin Hajjaj, Abul Hassan Nishapuri, Sahih Muslim, Beirut, Lebanon, Dar e Sadir, 1990, Vol. 3, P-289.
[28] Muslim bin Hajjaj, Abul Hassan Nishapuri, Sahih Muslim, Beirut, Lebanon, Dar e Sadir, 1990, Vol. 3, P-8.

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 5, No. 1 || January -June 2019 || P. 94-114
https://doi.org/10.29370/siarj/issue8ar5

خلافت میں۔"[29]

مزید لکھتے ہیں:

"اس حدیث میں آپ کے دو معجزے ہیں ایک تو یہ فرمانا کہ میں تم سے پہلے مروں گا اور ایسا ہی ہوا اور دوسرا حضرت زینبؓ کی خبر دینا کہ وہ اور بیویوں سے پہلے مریں گی۔"[30]

خیبر کے متعلق پیش گوئی:

فتح خیبر متعلق پیش گوئی:

عَنْ سَلَمَةَ، قَالَ كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فِي خَيْبَرَ وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ فَقَالَ أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللَّهُ فِي صَبَاحِهَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم لأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ۔ أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ۔ غَدًا رَجُلاً يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ۔ أَوْ قَالَ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ۔ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ . فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوهُ، فَقَالُوا هَذَا عَلِيٌّ. فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ[31]

"سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ غزوہ خیبر کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بوجہ آنکھ دکھنے کے نہیں آسکے تھے، پھر انہوں نے سوچا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ میں شریک ہو جاؤں چنانچہ گھر سے نکلے اور آپ کے لشکر سے جاملے، جب اس رات کی شام آئی جس کی صبح کو اللہ تعالی نے فتح عنایت فرمائی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کل میں ایک ایسے شخص کو علم دوں گا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا کہ کل) ایک ایسا شخص علم کو ملے گا جس سے اللہ اور اس کے رسول صلی

[29]Wahid ul Zaman, Sharha Sahih Muslim, Lahore, Khalid Ihsan Publishers, 1981, Vol. 2, P-316.
[30] Wahid ul Zaman, Sharha Sahih Muslim, Lahore, Khalid Ihsan Publishers, 1981, Vol. 2, P-301.
[31] Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Sahih Bukhari, Bairout, Lebanon, Dar Toaq Al-Nijat, 1422, Vol. 4, P-54

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 5, No. 1 || January -June 2019 || P. 94-114
https://doi.org/10.29370/siarj/issue8ar5

اللہ علیہ وسلم کو محبت ہے یا آپ نے یہ فرمایا کہ جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح عنایت فرمائے گا، اتفاق سے حضرت علی رضی اللہ عنہ آ گئے، حالانکہ ان کے آنے کی ہمیں امید نہیں تھی لوگوں نے بتایا کہ یہ ہیں علی رضی اللہ عنہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علم انہیں دے دیا، اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر خیبر کو فتح کرادیا۔"

ترکوں کے متعلق پیشن گوئی:

پیغمبر ﷺ نے ترکوں کے ساتھ جنگ کی بھی اطلاع دی تھی:

قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ۔ رضی اللہ عنہ۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الأَعْيُنِ، حُمْرَ الْوُجُوهِ، ذُلْفَ الأُنُوفِ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ، وَلاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ[32]

"حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک تم ترکوں سے جنگ نہ کر لو گے، جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی، چہرے سرخ ہوں گے، ناک موٹی پھیلی ہوئی ہو گی، ان کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے تہ بند چمڑا لگی ہوئی ہوتی ہے اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک تم ایک ایسی قوم سے جنگ نہ کر لو گے جن کے جوتے بال کے بنے ہوئے ہوں گے۔"

اسی طرح سے یہ حدیث ان الفاظ میں سنن نسائی میں بھی ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ التُّرْكَ قَوْمًا وُجُوهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ يَلْبَسُونَ الشَّعَرَ وَيَمْشُونَ فِي الشَّعَرِ[33]

سنن ابی داؤد میں ان الفاظ میں یہ حدیث رقم ہے:

---

[32] Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Sahih Bukhari, Bairout, Lebanon, Dar Toaq Al-Nijat, 1422, Vol. 4, P-43

[33] Nasa'i, Aḥmad ibn Shu`ayb, Sunan an-Nasa'i, Hulb, Maktab Al Matbooat Ul Islamia 1986-1440, Vol. 6, P- 44

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 5, No. 1 || January -June 2019 || P. 94-114
https://doi.org/10.29370/siarj/issue8ar5

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ التُّرْكَ قَوْمًا وُجُوهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ يَلْبَسُونَ الشَّعْرَ[34]

نیز یہ پیش گوئی صحیح مسلم میں بھی ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ التُّرْكَ قَوْمًا وُجُوهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ يَلْبَسُونَ الشَّعَرَ وَيَمْشُونَ فِي الشَّعَرِ[35]

شارح مسلم علامہ نووی نے ترکوں کا یہ دور اپنی آنکھوں سے دیکھا او وہ اس حدیث کے بارے میں واضح کرتے ہیں کہ حملہ آور چھوٹی آنکھوں، چپٹی ناکوں اور ڈھال جیسے چہروں کے ساتھ مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے اس حال میں کہ انہوں نے بالوں کے جوتے پہن رکھے تھے اور یہ عین حضور ﷺ کی پیشن گوئی کے مطابق تھا۔[36]

خاتمۃ البحث

تقابلِ ادیان دلچسپ موضوعات میں شمار کیا جاتا ہے۔
اس وقت دنیا کی کم و بیش آدھی آبادی، اسلام، یہودیت اور عیسائیت کی پیروکاری پر مشتمل ہے لہذا اکثر افراد کے نزدیک وہ موضوع توجہ کا
مرکز بن جاتا ہے۔ جب ان ادیان کا مختلف عنوانات کے تحت تقابل کیا جائے۔ اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ موضوع چاہے کوئی بھی ہو، اسلام ہر جگہ اپنی سچائی منواتا ہوا نظر آتا ہے۔
انہی موضوعات میں سے ایک موضوع ہے کہ بائبل کی پیش کردہ پیشن گوئیاں کس قدر سچی ثابت ہوئی ہیں اور اسلام

[34] Abi Dawud, Sulaymān ibn al-Ash'ath , Sunan Abī Dāwūd, Bairout, Dar ul Kitab ul Arabi, Vol. 4, P- 168
[35] Muslim bin Hajjaj, Abul Hassan Nishapuri, Sahih Muslim, Bairout, Lebanon, Dar Ihya Turasul Arabi, Vol. 4, P- 2233
[36] Nawawi Abu-Zakaria-Muhiyuddin-Yahya ibn Sharaf, Sharh Sahih Muslim , Nashran Noor Muhammad (Karachi) Edition.3 1956 AD 1775 AH. V. 2 p. 395

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 5, No. 1 || January -June 2019 || P. 94-114
https://doi.org/10.29370/siarj/issue8ar5

کے بنیادی مصادر یعنی قرآن و حدیث کی بیان کردہ پیشن گوئیاں کس قدر سچی ثابت ہوئی ہیں۔مشتے از خروارے چند پیشن گوئیاں پیش کی گئی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ بائبل کی بہت سی پیشن گوئیوں کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔اور قرآن وحدیث کی پیشن گوئیاں حقائق سے تعلق رکھتی ہیں۔

اور یہ بات جہاں بائبل کے محرف ہونے پر دال ہے وہاں پر اسلام کی حقانیت کو چار چاند لگاتی ہوئی نظر آتی ہے اور یہ ثابت کرتی ہے کہ نبی ﷺ پر نازل ہونے والا قرآن اور آپ ﷺ کی تعلیمات ہی خدا کی حقیقی تعلیمات ہیں

This work is licensed under a [Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)]